



## سوال

(231) اسقاط حمل والی نفاس کے حکم میں ہے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت جسے تیسرے مہینے میں اسقاط ہوا ہے، کیا وہ نفاس والی کے حکم میں ہے یا نہیں، اور اس کے لیے نماز کا کیا حکم ہے۔؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل علم کے ہاں معروف یہی ہے کہ جب کسی عورت کو تین مہینے کے بعد اسقاط ہو تو وہ نماز نہیں پڑھے گی کیونکہ اس سے ایک بچے کا اسقاط ہوا ہے جس کی خلقت شروع ہو چکی تھی، تو اس سے نکلنے والا خون نفاس ہی کا ہوگا، لہذا نماز نہ پڑھے۔ اور علماء کا یہ بھی کہنا ہے کہ حمل کے اکا سی دن پورے ہونے پر بچے کی خلقت واضح ہو سکتی ہے اور یہ مدت تین مہینے سے کم ہے۔ تو جب عورت کو یقین ہو کہ تین مہینے کے بعد اس کے بطن سے جو خارج ہوا ہے وہ جنین (بچہ) ہے، تو اسے آنے والا خون نفاس کا خون ہوگا۔ مگر اسی دن پہلے جو ہو تو یہ خرابی کا خون ہوگا۔ اسی وجہ سے یہ نماز نہیں چھوڑ سکتی۔ تو یہ سوال کرنے والی خاتون کو یاد کرنا چاہئے کہ اگر یہ اسقاط اسی دن سے پہلے ہوا ہے تو اسے ان دنوں کی نمازیں بطور قضا پڑھنی چاہئیں۔ اور اگر اسے یہ یاد نہ ہو کہ کتنے دن نمازیں چھوڑی تھیں تو اسے اندازہ لگا کر غالب گمان کے مطابق قضا دے دینی چاہئے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 222

محدث فتویٰ